Series No 25

علوم الفقہ

Uloom Ul Fiqh

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس: شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA. Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

علوم الفقہ

ABM Workshops

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس:

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه أجمعين، اما بعد:

اللہ کے نبی محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کا فقہ عطا کرتے ہیں"۔ اس حدیث کی روشنی میں پتا چلتا ہے کہ فقہ کا حاصل کرنا خیر اور بھلائی حاصل کرنے کی مانند ہے اور یہ نعمت بہت ہی کم افراد کے حصے میں آتی ہے۔

مراحل نظریۂ نصاب:

معاشرہ کو کئی مسائل درپیش رہتے ہیں اور ان کا حل قرآن وحدیث میں موجود رہتا ہے لیکن یہ استنباط وہی لوگ کرسکتے ہیں جو "فقہ "کا علم رکھتے ہوں۔ اس اہم علم کی جانکاری کے لیے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے اور بہترین اسلوب میں تمام مضامین کو اس میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے، اللہ ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

مراحل تیاریٔ نصاب:

الحمدللہ 103 پوائنٹس فقہ سے متعلق علوم کو اس کتاب میں جمع کیا گیا۔ قواعد بیان کیے گئے، اصطلاحات اور اس سے متعلق اہم قرآنی آیات واحادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

مراحل مراجعۂ عامہ:

علماء کمیٹی نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی ہے، جگہ جگہ اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گا ان شاء اللہ۔

ABM Workshops

مراحل مراجعۂ خاصہ:

انفرادی طور پر کئی علماء نے خصوصی توجہ کے ساتھ اس میں حذف واضافہ کیا ہے تاکہ کتاب آسان سے آسان اور مفید ترین بن جائے۔

یہ کتاب کس کے لیے:

ورکشاپ قائم کرنے اور دروس کے سلسلہ کے لیے ایک نصاب کا کام دے سکتی ہے، ان شاء اللہ!

ہدیۂ تشکر:

اس موقع پر میں اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء اور رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا، خصوصًا شیخ عبداللہ عمری، شیخ نورالدین عمری، شیخ عبدالرحمن عمری مدنی، شیخ مجاہد عمری، شیخ ماجد عمری اور آسک اسلام پیڈیا کی ساری ٹیم کا بے حد ممنون ومشکور ہوں، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دارالسلام، عمرآباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کا میں بے حد ممنون ومشکور ہوں جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجہ -بإذن اللہ- میں اس قابل بنا کہ قارئینِ کرام کی خدمت میں قرآن کی خدمت کا ایک تحفہ پیش کرسکا، اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمادے۔ آمین!

نوٹ: جہاں ہم نے مناسب سمجھا مختلف کتابوں سے کچھ اقتباسات استفادہ کی غرض سے نقل کردیے، اللہ تعالی سارے مؤلفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نوٹ: فقہ الحدیث شیخ عمران ایوب اور مقدمہ صفۃ صلوۃ النبی للالبانی سے اقتباسات نقل کیے گئے مگر اختصار کے ساتھ، جو جزئیات مبتدئ طلبہ کے مستوی سے اونچے تھے وہ حذف کئے گئے اور آخر میں 100 حلال وحرام کی چیک لسٹ بھی ہے جو ارشد بشیر مدنی کے مرتب کردہ کتب سے مأخوذ ہے تاکہ فقہ کے استنباط کا شوق وذوق پیدا ہو طلبہ علم میں ان شاءاللہ

والسلام

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی حفظہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

ABM Workshops

علوم الفقہ

(1

فقہ کی لغوی وضاحت:

لفظ فقہ، سمجھ اور دانش کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے واضح ہے:

(1) (قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ) (ھود:91) "انہوں نے کہا اے شعیب! تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں"۔

(2) (فَمَالِ هَـٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا)(النساء:78)"انہیں کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے بھی قریب نہیں"۔

(3) ارشاد باری تعالیٰ ہے:(فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ) (التوبہ:122) "ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں ایک چھوٹی جماعت نکلے تا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں"۔

(4) حدیث نبوی ہے کہ(من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین)"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں"۔(1)

☆☆ یہ لفظ عربی گرامر کے اعتبار سے باب فقہ (سمع،کرم)کا مصدر ہے۔باب تفقہ (تفعل) بھی اسی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔فقہ،افقہ (تفعیل،افعال) یہ ابواب "سیکھنا اور سمجھانا" کے معانی میں مستعمل ہیں۔لفظ فقیہ "علم فقہ جاننے والے اور بہت سمجھ دار شخص" پر بولا جاتا ہے۔اس کی جمع "فقھاء" مستعمل ہے۔(2)

سوال:القاموس المحیط کے اندر فقہ کی تعریف کی گئی ہے اسی طرح کبار علماء اور مؤخرین نے اسکی کیا تعریف کی بیان کریں؟

(1)بخاری: 71

(2)القاموس المحیط ص1151،المعجم الوسیط ص698۔

(2

فقہ کی اصطلاحی تعریف:

(العلم بالأحكام الشرعية العملية المكتسبة من أدلتها التفصيلية) "ایسا علم جس میں ان شرعی احکام سے بحث ہوتی ہو جن کا تعلق عمل سے ہے اور جن کو تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جاتا ہے"۔(1)

BM Workshops

عموماً علم فقہ کی وہی تعریف کی جاتی ہے جو درج بالا سطور میں موجود ہے۔علاوہ ازیں مختلف فقہاء نے اس کی مختلف تعریفیں کی ہیں جنھیں یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ علم فقہ میں صرف ان مسائل سے بحث کی جاتی ہے جو محض بندوں کے افعال سے تعلق رکھتے ہوں جیسے نماز،روزہ،نکاح،طلاق،خرید وفروخت اور جرائم وغیرہ۔بالفاظ دیگر اس علم میں صرف ایسے احکام شامل ہیں جو عبادات اور معاملات سے متعلق ہوں اور ایسے احکام کا اس میں کوئی دخل نہیں جو عقائد و ایمانیات سے تعلق رکھتے ہوں۔

سوال: یہ جو اصطلاحی تعریف فقہ کی بیان کی گئی ہے کس نے اس کو رقم کیا نام بتائیں؟

(1)ارشاد الفحول(1/7)المستصفی للغزالی(1/18)الاحکام للامدی(1/50)البحر المحیط للزرکشی(1/110)۔

(3

فقہ کی اہمیت وضرورت

علم فقہ حاصل کرنا بعض اوقات تو فرض عین ہو جاتا ہے جیسا کہ ان امور و مسائل کا سیکھنا کہ جن کے بغیر کوئی فرض عین حکم ادا ہی نہ ہو سکتا ہو مثلاً وضو،نماز اور روزے وغیرہ کا طریقہ و کیفیت۔اور بعض علماء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (طلب العلم فريضة على كل مسلم)"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔(1)کو اسی پر محمول کیا ہے(یعنی صرف ان مسائل کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو اس پر فرض عین ہیں)-شافعیہ کے نزدیک کسی چیز کے وقت وجوب سے پہلے ہی اس کا سیکھ لینا لازم ہے جیسا کہ اس شخص پر جمعہ کے لیے وقت سے پہلے ہی سعی و کوشش کر کے آنا لازم ہے جس کا گھر دور ہے کیونکہ یہ قائدہ ہے کہ (ما لا يتم الواجب إلابه فهو واجب)"جو چیز کسی واجب کی تکمیل کے لیے ناگزیر ہو وہ بھی واجب ہے"۔(2)

پھر اگر کوئی عمل فوری طور پر واجب ہو گا تو اسکی کیفیت سیکھنا بھی فوری طور پر واجب ہو گا اور اگر کوئی عمل تاخیر سے واجب ہو گا جیسا کہ حج تو اس کی کیفیت سیکھنا بھی تاخیر سے ہی واجب ہو گا۔البتہ نکاح،خرید وفروخت اور تمام معاملات کے مسائل ہر ایک پر سیکھنا واجب نہیں بلکہ جو شخص ان میں سے کچھ کرنا چاہتا ہو گا صرف اسی پر سیکھنا واجب ہو گا۔

بعض اوقات علم فقہ حاصل کرنا فرض کفایہ ہوتا ہے۔اس میں وہ تمام علوم شامل ہیں جو فرض کفایہ کی مقدار سے زائد ہیں نیز عوام الناس کا عمل کی غرض سے نفلی عبادات سیکھنا بھی اس میں شامل ہے۔

معلوم ہوا کہ ان تمام مسائل میں ادراک و فہم حاصل کرنا جو انسان پر فرض ہیں نہایت ضروری ہے اس لیے کوشش و محنت کر کے انہیں سیکھ لینا چاہیے اور یقیناً علم فقہ حاصل کرنیوالا شخص اللہ تعالی کی طرف سے خیر وبرکت کا مستحق بھی ہے جیسا کہ نبی ﷺ

ABM Workshops

	نے فرمایا(من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین)"اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں فقاہت عطا فرمادیتے ہیں"۔(3) سوال:دور حاضر میں فقہ اور اصول کی فقہ کی اہمیت واضح کریں؟ (1) صحیح: صحیح ابن ماجہ(183) سنن ابن ماجہ:224۔ (2)المجموع(1/24)حاشیۃ ابن عابدین1/26۔ (3)بخاری: 71
(4	فقہ کے آخذ فقہ کے اساسی ماخذ دو ہیں:(1)قرآن(2)سنت۔اور ذیلی آخذ نو ہیں: ا۔اجماع۔2۔اقوال صحابہ۔3۔قیاس۔4۔استحسان۔5۔استصحاب۔6۔مصالح مرسلہ۔7۔سد ذرائع۔8عرف۔9-پہلی شریعتوں کے احکام۔
(5	(1)قرآن قرآن کا تعارف (کلام اللہ المنزل علی نبیہ محمد ﷺ المعجزبلفظہ المتعبد بتلاوتہ المکتوب فی المصاحف المنقول بالتواتر)(1) "قرآن کریم اللہ تعالی کا وہ کلام ہے جو اس کے پیغمبر محمد ﷺ پر نازل کردہ ہے (یعنی موسی وعیسی علیہم السلام وغیرہ ہم پر نازل کردہ کتب قرآن نہیں) الفاظ کے اعتبار سے معجزہ ہے(یعنی اس جیسے الفاظ کوئی نہیں لا سکتا،بالفاظ دیگر قرآن وہی کلام الہی ہے جس جیسا لانے کا ساری دنیا کو چیلنج کیا گیا اور جس کا چیلنج نہیں کیا گیا، جیسے احادیث قدسیہ وغیرہ،وہ قرآن نہیں) اس کی تلاوت کے ساتھ عبادت کی جاتی ہے (یعنی اجر وثواب کی نیت سے اسے پڑھا جاتا ہے،ان الفاظ سے قراءت شاذہ اور احادیث قدسیہ قرآن کی تعریف سے نکل گئیں کیونکہ انہیں اجر وثواب کی نیت سے نہیں پڑھا جاتا) وہ مصاحف میں تحریر شدہ ہے (یعنی جو مصاحف میں تحریر نہیں جیسے منسوخ التلاوۃ آیات وہ قرآن نہیں) تواتر کے ساتھ منقول ہے (یعنی شاذ قراءات اس میں شامل نہیں جو تواتر کے ساتھ نہیں بلکہ بطور آحاد منقول ہیں)

APN Workshop

	قرآن تئیس(23)سال کے عرصہ میں نازل ہوا،کچھ مکہ میں اور کچھ مدینہ میں۔آپ ﷺ کی مکی زندگی کے تیرہ(13)سالوں کے دوران جو سورتیں نازل ہوئیں ان میں زیادہ تر توحید،رسالت،گزشتہ اقوام کے واقعات،مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا اور روز قیامت کے احوال وغیرہ کا بیان ہے۔اور جو سورتیں مدنی زندگی کے تقریبا دس(10)سالوں کے دوران نازل ہوئیں ان میں عبادات،معاملات،جہاد،وراثت،عائلیقوانین،بین الاقوامی تعلقات،اہل کتاب سے خطاب اور منافقین کا نفاق ظاہر کرنے کے متعلق تفاصیل ہیں۔ (1) مباحث فی علوم القرآن،الوجیز(ص،152)المستصفی للغزالی(1/65)الاحکام الامدی(1/22)شرح مرقاۃالوصل(1/93-96)۔
6)	**مضامین قرآن** (1) بعض تو ایسے ہیں کہ جن کا تعلق توحید،رسالت اور آخرت سے ہے۔ (2) بعض کا تعلق اخلاقیات سے ہے مثلاصلہ رحمی،ایفائے عہد،صدق،امانت ودیانت،جھوٹ سے اجتناب،والدین سے حسن سلوک اور عفت وعصمت وغیرہ۔ (3) اور بعض کا تعلق ایسے اعمال سے ہے جو یا تو عبادات سے متعلق ہیں مثلا نماز،روزہ،حج،اعتکاف وغیرہ اور معاملات سے مثلا جرائم،حدود،جہاد،گھریلو معاملات وغیرہ۔
7)	**(2)سنت** **سنت کی تعریف** لغوی اعتبار سے سنت ہر ایسے دستور،سیرت اور طریقے کو کہتے ہیں جس پر لوگ چلنے کے عادی ہوں اور اس کی پابندی کرتے ہوں جیسا کہ اس آیت میں بھی یہی مراد ہے(سُنَّةَ اللَّـهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ) (الاحزاب:62)"ان لوگوں میں بھی اللہ تعالی کا یہی دستور رہا ہے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں"۔ تاہم اصطلاحی وشرعی اعتبار سے سنت کی تعریف یوں کی جاتی ہے(ما أضيف إلى النبى من قول أو فعل أو تقرير)"جس چیز کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو خواہ آپ ﷺ کا قول ہو یا فعل ہو یا تقریر ہو(یادرہے ہے کہ تقریر سے مراد ہر ایسا کام ہے جسے آپ ﷺ نے دوسروں کو کرتے ہوئے دیکھا ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کیا ہو)"۔(1) قولی سنت کی مثال یہ حدیث ہے کہ(کونوا عباد الله إخوانا)"اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ"۔(2) فعلی سنت کی مثال وہ تمام احادیث ہیں جن میں آپ ﷺ کا کوئی فعل مذکور ہے،مثلا نماز ادا کرنا،روزہ رکھنا،حج کرنا،صدقہ وخیرات کرنا،مسواک کرنا،قیام اللیل وغیرہ۔

ABM Workshops

اور تقریری سنت کی مثال یہ ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں چند حبشی نوجوانوں کو جنگی مشق کرتے ہوئے دیکھا اور اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔(3) اسی طرح عید کے روز چند بچوں کو جنگی اشعار گاتے ہوئے سنا تو اس پر بھی خاموش اختیار فرمائی۔(4) سوال: ما أضيف إلى النبي من قول أو فعل أو تقرير اس عبارت کا حوالہ لکھیں (1) الاحکام للامدی (1/231) الوجیز (ص/161)۔ (2) بخاری:6063 (3) بخاری:455،454 (4) بخاری:949	
حجیت سنت مندرجہ ذیل دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سنت بھی قرآن کی طرح حجت ہے اور احکام شریعت کا دوسرا ماخذ ہے۔ (1) (وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ) (النحل:44) "اور ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے ان احکامات کو واضح کر دیں جو ان کی طرف (قرآن کی صورت میں) نازل کیے گئے۔" (2) (وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾)(النجم:3-4) "وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا- وہ تو ایک وحی ہے جو (اس کی طرف) نازل کی جاتی ہے"۔ (3) (مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّـهَ) (النساء:80) "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے فی الحقیقت اللہ تعالی کی اطاعت کی"۔ (4) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ) (النساء:59) "اے ایمان والو! اللہ تعالی کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو"۔ (5) (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا) (الحشر:7) "اور رسول تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ"۔ (6) (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء:65) "سو قسم ہے آپ کے رب کی وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپ کو اپنے باہمی جھگڑوں میں منصف نہ بنا لیں"۔	8)

ABM Workshop

(7) (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّـهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ) (الاحزاب:36)"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ لائق نہیں کہ جب اللہ تعالی اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں تو پھر انہیں اپنے کام کا کوئی اختیار باقی رہ جائے"۔

(8) صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ عظام سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سنت نبوی سے شرعی احکام ثابت ہوتے ہیں اور آج تک سب مسلمان اسی ایمان وعقیدے پر قائم ہیں۔

(9) اگر سنت نبوی کو شریعت کا ماخذ تسلیم نہ کیا جائے تو قرآن مجید کے کتنے ہی ایسے احکامات ہیں جن پر عمل ناممکن ہو جائیگا۔ مثلاً قرآن مجید میں نماز کا حکم ہے لیکن اس کی رکعات اس کے اوقا اس کی دعائیں اذکار اور طریقہ وغیرہ سب کچھ حدیث سے ملے گا۔ اسی طرح روزہ، حج، زکاۃ، وغیرہ کے بھی قرآن مجید میں محض مجمل احکام ہیں ان سب کی تفصیل احادیث سے ہی ملتی ہے۔

9) **سنت کی اقسام**

سند کے اعتبار سے سنت کی دو قسمیں ہیں:

1) متواتر: ایسی سنت جیسے ابتدا سے انتہا تک لوگوں کی اتنی بڑی تعداد روایت کرے جن کا جھوٹ پر جمع ہو جانا عقلا محال ہو۔

بعض اوقات یہ تواتر لفظی ہوتا ہے یعنی لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد حدیث کے ایک ہی الفاظ روایت کرتی ہو۔ اور کبھی یہ تواتر معنوی ہوتا ہے وہ اس طرح کہ لوگوں کی ایک بڑی جماعت مختلف الفاظ سے روایت کرتی ہو لیکن ان سب کا معنی ایک ہو۔ یاد رہے کہ یہ دونوں تواتر پختہ و یقینی علم کا فائدہ دیتے ہیں اور اخلاق حجت ہیں۔

2) خبر واحد: اس سے مراد ایسی سنت ہے جیسے بیان کرنے والوں کی تعداد تواتر کی حد تک نہ پہنچتی ہو بالفاظ دیگر اس میں تواتر کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔ اس کی تین اقسام ہیں:

(1) مشہور: جیسے ہر دور میں کم از کم تین افراد روایت کریں اور وہ تواتر کی حد تک نہ پہنچے۔

(2) عزیز: جیسے ہر دور میں کم از م دو افراد نے روایت کیا ہو۔

(3) غریب: جیسے ابتدا اور انتہا کے مابین کسی دور میں صرف ایک فرد روایت کرے۔

یہ سنت اس وقت قابل حجت ہے جب اس کی سند متصل ہو اس کے تمام راوی عادل وضابط ہوں اور اس کی سند یا متن میں کوئی علت یا شذوذ نہ ہو۔

سنت کے مقبول ہونے کے لحاظ سے چار اقسام ہیں:

(1) صحیح (2) صحیح لغیرہ (3) حسن (4) حسن لغیرہ۔

سنت کی مردود یا ضعیف ہونے کے لحاظ سے پندرہ اقسام ہیں:

(1) معلق (2) مرسل (3) معضل (4) منقطع (5) موضوع (6) متروک (7) منکر (8) معلول (9) المخالفة للثقات

(10) مدرج (11) مقلوب (12) مضطرب (13) المصحف (14) شاذ (15) جس کا راوی مجہول بدعتی یا سیئ الحفظ ہو۔

سوال: سنت کی مقبول ہونے کے اعتبار سے اسکی کتنی قسمیں ہیں دلیل کے ساتھ جواب دیں۔

(10

خبر واحد کی حجیت

خبر واحد حجت ہے اور اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) (النحل:43) "اگر تمہیں علم نہ ہو تو اہل علم سے دریافت کرلو"۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو کسی ایک عالم سے پوچھ لینا کافی ہے کیونکہ یہاں اللہ نے ایسی کوئی شرط نہیں لگائی کہ علماء کی جماعت سے پوچھنا ضروری ہے۔

(2) (فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ) (التوبہ:122) "ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ہر فرقے سے ایک طائفہ نکلے اور دین کی سمجھ حاصل کرے"۔

امام بخاری فرماتے ہیں "طائفہ" ایک آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

(3) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (لا يمنعين أحدكم آذان بلال من سحوره فأنه يؤذن أو قال ينادى ليرجع قائمكم ونبه نائمكم) "کسی شخص کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ صرف اس لیے کہ آذان دیتے ہیں تاکہ جو نماز کے لیے بیدار ہیں وہ واپس آجائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں"۔ (2)

(4) لوگ مسجد قبا میں بیت المقدس کی جانب رخ کرکے فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ دریں اثناء ایک آدمی آکر کہا "آپ ﷺ کو نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے تم بھی اس طرف رخ کرلو۔" (وكانت وجوههم إلى الشام فاستداروا إلى الكعبة) "ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے پھر وہ لوگ کعبہ کی طرف گھوم گئے"۔ (3)

معلوم ہوا کہ خبر واحد حجت ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو تمام صحابہ ایک آدمی کے کہنے پر دوران نماز ہرگز اپنا رخ نہ پھیرتے۔

ABM Workshop

	(5) امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں خبر واحد کی حجیت پر ایک کتاب قائم کی ہے اور اس میں اکیس (21) احادیث اور چند آیات سے استدلال کرتے ہوئے خبر واحد کی حجیت کو ثابت کیا ہے مزید تفصیل کے لیے انہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ سوال: خبر واحد پر عمل نہ ہو تو اسکے نقصانات کیا ہوں اور کہاں کہاں ہوں گے تحقیقی جواب نقل کریں۔ (1) بخاری (قبل الحدیث/724) کتاب الاحاد۔ (2) بخاری: 7247 (3) بخاری: 7251
(11	فقہ کے ذیلی مآخذ: 1۔ اجماع قرآن و سنت کے بعد فقہ کے ذیلی مآخذ میں سے پہلا ماخذ اجماع ہے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ مآخذ دیگر مآخذ سے قوت و حجیت میں زیادہ قوی ہے۔
(12	اجماع کی تعریف لغوی اعتبار سے تو اجماع "عزم پختہ اور کسی بات پر متفق ہونے" کو کہتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے (لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل الفجر) "اس شخص کا روزہ نہیں ہو گا جو فجر سے پہلے ہی روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے"۔(1) اور قرآن میں ہے کہ (فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ) (یونس: 71) "تم اپنا معاملہ اپنے شرکاء سے مل کر پختہ طور پر طے کر لو"۔ اصلاحی اعتبار سے اجماع کی تعریف یہ کی جاتی ہے (اتفاق مجتهدي هذه الأمة بعد النبي صلى الله عليه وسلم على حكم شرعي) "اجماع سے مراد نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی وفات کے بعد امت اسلامیہ کے مجتہدین کا کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا ہے"۔(2) (1) صحیح: صحیح نسائی (2203-2204-2205)، نسائی (2340-2341-2342)۔ (2) الأصول من علم الأصول: 62 ارشاد الفحول (1/258) البحر المحیط للزرکشی (4/435) الاحکام للامدی (1/179) المستصفی للغزالی (1/173)۔
(13	اجماع کی حجیت

ABM Workshop

جمہور علماء کے نزدیک ایک اجماع حجت ہے اور وہ حجت اجماع کے جو دلائل پیش کرتے ہیں ان میں سے چند حسب ذیل ہیں: (1) ارشاد بری تعالی ہے کہ(وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا)(النساء:115)"اور جس نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی نافرمانی کی اور مومنین کے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی پیروی کی تواسے ہم اسی کی طرف لے جائیں گے جدھ وہ خود گیا اور اسے جہنم میں داخل کر دیں گے جو بہت بری جائے قرار ہے"۔ (2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(إن امتی لا تجتمع علی ضلالة)"بلاشبہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو گی"۔(1) (3) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(لا تزال طائفة من أمتی ظاهرين علی الحق)"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا"۔(2) سوال:لوگوں میں سے بہت سے اجماع کا انکار کرتے ہیں انکی تفصیل بتائیں۔ (1) صحیح:المشکاۃ(173،174)ابن ماجہ(3950)،ابوداؤد (4253)طبرانی کبیر(3440)۔ (2)بخاری(7459)، مسلم(1921)احمد(5/278)۔	
2۔اقوال صحابہ صحابی ایسے شخص ک کہتے ہیں جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہو آپ ﷺ پر ایمان لایا ہو اور پھر ایمان کی حالت میں ہی فوت ہوا ہو۔نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ میں سے بعض علم، فقہ اور فتوی وغیرہ میں بہت مشہور ہوئے۔ان کے کیے ہوئے فیصلے اور ان کت فتوے بذریعہ روایت ہم تک پہنچے ہیں۔اگر کسی مجتہد کو کتاب وسنت اور اجماع سے کسی مسئلے کے لیے دلیل نہ ملے تو کیا وہ صحابہ کے اقوال، فتاوی جات اور فیصلوں سے حجت لے سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس میں کچھ تفصیل ہے۔	(14
اقوال صحابہ کی حجیت (1) صحابی کی وہ بات جو اجتہاد اور رائے کے ذریعے نہیں کہی جا سکتی علماء کے نزدیک حجت ہے کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ یقینا یہ بات صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہو گی۔ (2) صحابی کے جس قول پر اجماع ہو چکا ہو علماء اسے شرعی حجت قرار دیتے ہیں۔ (3) صحابی کا ایسا قول جو رائے اور اجتہاد پر مبنی ہو کیا وہ حجت ہے؟اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے:	(15

ABM Workshops

بعض علماء اسے شرعی حجت قرار دیتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ جب کوئی مسئلہ کتاب وسنت اور اجماع سے نہ مل سکے تو صحابی کے قول پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ اگرچہ وہ بات رائے پر مبنی ہے لیکن ان کی رائے ہماری رائے سے بہر حال بہتر ہے وہ اس لیے کہ وہ نزول وحی کے زمانے میں موجود تھے، تشریع احکام کی حکمت اور اسباب نزول سے واقف تھے، اور ایک لمبا عرصہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں بھی رہے تھے۔ان تمام وجوہات کی بناپر ان کی آراء کو دوسروں کی آراء پر بڑی فضیلت ہے۔

اور بعض علماء اسے شرعی حجت نہیں گردانتے۔ان کا کہنا ہے کہ ہم صرف کتاب وسنت کے دلائل پر عمل کے پابند ہیں اور صحابی کا قول ان میں شامل نہیں۔

ہمارے علم کے مطابق راجح بات یہ ہے کہ اگرچہ صحابی کے ایسے قول پر جو اجتہاد ورائے پر مبنی ہو عمل واجب نہیں لیکن اپنی رائے پر ان کی رائے کو ترجیح دینا یقینا افضل ہے جیسا کہ اس کی وجوہات پہلے قول کے ضمن میں بیان کی جاچکی ہیں۔

(ابو حنیفہ) اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں مجھے کوئی چیز نہیں ملتی تو میں صحابی کے اقوال اختیار کرلیتا ہوں۔

(مالک) انہوں نے اپنی کتاب مؤطا میں بہت سے صحابہ کے فتاوی جات نقل کیے ہیں اور اکثر مسائل میں انہیں پر اعتماد کیا ہے۔

(شافعی) اگر مجھے کتاب وسنت، یا اجماع، یا اس کے ہم معنی کسی دوسری چیز میں جو حکم لگانے والی ہو، یا اس کے ساتھ قیاس ہو، کوئی چیز نہیں ملتی تو میرا مسلک یہی ہے کہ صحابہ میں سے کسی کے قول کو اختیار کرلیا جائے۔

(احمد) میں نے ہر مسئلے میں یا تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے جواب دیا۔۔یا صحابہ یا تابعین کے کسی قول سے۔(1)

سوال: ائمہ اربعہ نے شرعی مسئلہ میں آخری حجت کس کو بتایا؟ حوالوں کے ساتھ جواب مطلوب ہے۔

(1) ابوحنفیہ للشیخ ابی زھرۃ (ص/309) مالک للشیخ ابی زھرۃ (ص/259) الرسالۃ للشافعی (ص/598) اصول الفقہ لابی زھرۃ (ص/215) اصول الفقہ وابن تیمیہ (ص/356)۔

(16

3۔ قیاس

قیاس کی تعریف

لغوی اعتبار سے قیاس ایک چیز کو دوسری چیز سے ناپنے اور مقدار معلوم کرنے کو کہتے ہیں۔

اصطلاحی اعتبار سے قیاس کی تعریف یہ ہے (تسوية فرع بأصل في حكم لعلّة جامعة بينهما) "قیاس یہ ہے کہ فرع (ایسا مسئلہ جس کے متعلق کتاب وسنت میں حکم موجود نہ ہو) کو حکم میں اصل (ایسا حکم جو کتاب وسنت میں موجود ہو) کے ساتھ اس وجہ سے ملالینا کہ ان دونوں کے درمیان علت مشترک ہے"۔(1)

سوال: علامہ شیخ ابن بازؒ نے قیاس کی کیا تعریف بیان کی؟

ABH Workshops

(17

قیاس کی مثالیں

(1) قرآن مجید میں شراب نوشی کی حرمت کے متعلق نص موجود ہے لیکن نبیذ کے متعلق کوئی نص موجود نہیں ہے چونکہ شراب (یعنی خمر) میں حرمت کی علت نشہ ہے اور نبیذ میں بھی یہی علت پائی جاتی ہے اس لیے نبیذ کو شراب پر قیاس کرتے ہوئے اس کے حکم میں شامل کر لیا جائےگا۔

(2) آذان جمعہ کے وقت خرید و فروقت کی ممانعت نص سے ثابت ہے لیکن اس وقت نکاح کرنے، زمین کاشت کرنے اور کرائے پر لینے کی ممانعت شریعت میں ثابت نہیں ہے لیکن چونکہ خرید و فروخت سے ممانعت کی علت یہ ہے کہ یہ عمل نماز کے لیے جانے سے رکاوٹ بن جاتا ہے اس لیے ان تمام افعال کو خرید و فروخت پر قیاس کرتے ہوئے ممنوع قرار دیا جائے گا جو نماز سے رکاوٹ بنتے ہیں کیونکہ ان میں بھی وہی علت موجود ہے جو خرید و فروخت میں ہے۔

(18

حجیت قیاس

جمہور کے نزدیک قیاس حجت ہے اور وہ اس کی حجیت کے جو دلائل پیش کرتے ہیں ان میں چند حسب ذیل ہیں:

(1) (فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ)(الحشر:2)"اے بصیرت رکھنے والو! عبرت حاصل کرو"۔

اس آیت میں لفظ" فَاعْتَبِرُوا "سے مراد یہ ہے کہ خود کو ان لوگوں پر قیاس کرو جن پر اللہ تعالی کا عذاب نازل ہوا ہو یعنی اگر تم بھی وہ گناہ کروگے جو انہوں نے کیے تو تم پر بھی اللہ تعالی عذاب نازل فرماسکتے ہیں۔

(2) (قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ)(یس:79)"کہہ دیجیے کہ انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا"۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے دوسری مرتبہ پیدا کرنے کو پلی مرتبہ پیدا کرنے پر قیاس کیا ہے۔

(3) ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ اے اللہ کہ رسول ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس ک طرف سے قضائی دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:(لو كان على أمك دين أكنت قاضيه ؟ قال نعم قال : فدين الله أحق أن يقضى) "اگر تیری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ اس نے کہاہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سو اللہ کا قرض ادائگی کا زیادہ مستحق ہے"۔(1)

ABM Workshops

(4) ایک عورت نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا تو اس کے شوہر نے اپنانے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے اس کا رنگ دریافت کیا؟ تو اس نے کہا کے سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے کہا شاید اسے کوئی رگ کھینچ لائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (و هذا لعله عرق نزعه) "اور اسے بھی شاید کوئی رگ کھینچ لائی ہو"۔(2)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے بچوں کے رنگ مختلف ہونے کو اونٹوں کے مختلف ہونے پر قیاس کیا ہے۔ ان دلائل کے علاوہ متعدد آثار صحابہ سے بھی قیاس کی حجیت ثابت ہوتی ہے کہ جن کو بیان کرنے سے طوالت سے اجتناب کیا گیا ہے۔ تاہم جو قیاس کا انکار کرتے ہیں وہ مندرجہ ذیل دلائل پیش نظر رکھتے ہیں:

1۔ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔(النحل:89) اس لیے کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں۔

2۔ قیاس کے ذریعے الہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا لازم آتا ہے جو کہ قرآن میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔(الحجرات:1)

3۔ قیاس ظنی چیز ہے اور ظن حقیقت سے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔(یونس:36)

4۔ ہمیں صرف اسی چیز کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم ہے کہ جسے اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے (المائدہ:49) اور قیاس کے ذریعے ثابت ہونے والا حکم اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ نہیں ہے۔

اگرچہ یہ اور اس طرح کے دیگر دلائل قیاس کی نفی کے لیے پیش لیے جاتے ہیں لیکن راجح بات وہی ہے جیسے جمہور نے اپنایا ہے یعنی قیاس حجت ہے۔

سوال: قیاس کرنے کے لیے کونسے امور درکار ہیں؟

(1) بخاری(1953) کتاب الصوم: باب من مات وعلیہ صوم، مسلم(1148) ابوداؤد(331) ترمذی(716-718) ابن ماجہ(1758) ابن الجارود(942) ابن حبان(3519-الاحسان) مشکل الاثار(3/221) بیہقی(4/255)۔

(2) بخاری(5305) کتاب الطلاق: نسائی(3479) ابن ماجہ(2002) حمیدی(1084) احمد(2/239) ابن حبان(4106)۔

19) **ارکان قیاس**

قیاس کے چار ارکان ہیں:

(1) اصل: ایسی جگہ جہاں شریعت سے ثابت حکم پایا جاتا ہو مثلاً شراب۔

(2) فرع: ایسی چیز جسے اصل پر قیاس کر کے اس کا حکم معلوم کرنا مقصود ہو مثلاً نبیذ۔

APM Workshops

	(3) علت: اس سے مراد وہ وصف ہے جو اصل اور فرع کے درمیان مشترک ہو مثلاً نشہ۔ (4) حکم: اس سے مراد وہ شرعی حکم ہے جو اصل میں موجود ہے اور اسے فرع میں بھی لو گو کرنا مطلوب ہو اور وہ مذکور مثال میں حرمت شراب ہے۔
(20	شرائط قیاس (1) جس حکم کو فرع تک متعدی کرنا مقصود ہو وہ اصل میں نص (یعنی کتاب و سنت) سے ثابت ہو۔ (2) اصل میں ثابت ہونے والا حکم متفق علیہ ہو مختلف فیہ نہ ہو۔ (3) اصل میں موجود حکم شرعی ہو اور سمجھ میں آنے والا ہو۔ (4) اصل اور فرع میں مشترک علت ایسا وصف ہو جس کا حواس خمسہ سے ادارک ممکن ہو۔ (5) مشترک علت ایسا وصف ہو جو زمان و مکان کی تبدیلی سے تبدیل نہ ہوتا ہو۔ (6) وہ صف متعدی ہو اور فرع میں بھی مکمل طور پر پایا جاتا ہو۔ (7) فرع کے لیے پہلے سے کوئی شرعی نص موجود نہ ہو۔ (8) فرع کا حکم اصل کے حکم کے مساوی ہو۔ سوال: اگر قیاس کے معاملہ میں کوئی شرط پوری نہ ہو تو کیا اس کے حکم پر عمل کر سکتے ہیں؟

a

Workshops

ABM PRINT TIME'S
SYLLABUS BOOKS FOR CHILDREN

ARABIC LANGUAGE & TARBIYAH
Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-URDU
Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES & TARBIYAH-ENGLISH
Nursery to Grade 9

ISLAMIC STUDIES FOR HOME SCHOOLING
Series of 10 Books

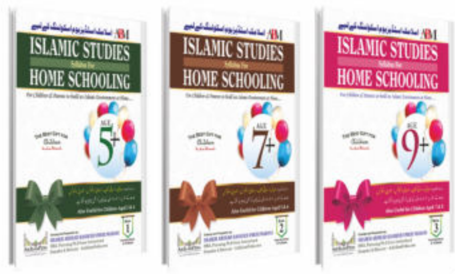

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

Publisher & Printer: ABM Print Time
+91-99890 22928, +91-93909 93901 abm.printtime@gmail.com
23-1-916/B, Moghalpura, Charminar, Hyderabad - 500002, Telangana State, India